دہلی کا مشہور اخبار جو ہر جمعہ کو

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۶

اخبار الحق دہلی

قیمت سالانہ عہ

الحق ایجنسی کی کتابین

تفسیر اتقان اردو

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی تفسیر کا با محاورہ اردو ترجمہ دو جلدون مین ہے۔ اس تفسیر کی خوبی بیان سے باہر ہے جس حسن و خوش اسلوبی سے امام مرحوم نے اس نادر تالیف مین حقایق و معارف قرآن مجید کو بیان فرمایا ہے۔ دیگر ضخیم تفسیرون مین بھی وہ موجود نہین جملہ علوم و ہر علم کے انواع و اقسام از قبیل عام مجمل و مفصل محکم و متشابہ ظاہر و نص کیفیت نزول۔ اسباب نزول۔ جائے نزول اعجاز طریق استنباط وغیرہ امور کو نہایت تفصیل سے لکھا ہے۔ ہر دو جلد کی اصلی قیمت ۶ رعایتی صہ مجلد صہ۔

حمائل شریف

با ترجمہ شمس العلما حافظ ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی۔ ۲۲/۲۶ تقطیع پر اٹھ صفحے ایک صفحہ مین متن اور دوسرے صفحہ مین بالمقابل ترجمہ۔ حاشیہ پہ فوا

برآیت کے متعلق سلسلہ وار ہندسہ لگا کر اسکے مطابق نشان لگا دیئے ہین۔ مجلد عہ دو روپے۔

تمدن عرب

یہ ایک زبردست تاریخ اسلامی عروج و حکومت ہے جس کی حسنے جس نے انگریزی سے مسٹر محمد احمد صاحب بیرسٹر نبیرہ سر سید مرحوم نے اردو لباس پہنایا۔ اور عمدہ و نفیس و خوشخط کاغذ پر چھپوایا۔ اصلی قیمت للعہ مترجم مرحوم کے فات ہو جانے سے ان کی چند جلدین ہم نے اور بھی خرید لی ہین وزن اس کا ایک سیر دو چھٹانک ہے رعایتی قیمت پر دفتر الحق سے بے جلد عہ مین اور مجلد نفیس عہ مین بلا محصول ملے گی۔ جلد درخواست بھیجین۔ ورنہ پھر ایسی کتاب اس قیمت پر نہ مل سکیگی۔ دیگر مطبع ہا و تاجران کتب نے اس کی قیمت للعہ رکھی ہے

صفر ور زمانہ

آریون کے یکصدان بڑے بڑے اعتراضون کا معقول و منقول سے جواب جو اہل اسلام پر ہمیشہ کرتے رہتے ہین قیمت ۸

مطبوعہ ۹ فروری ۱۹۱۲ء مطابق ۱۹ صفر المظفر ۱۳۳۰ھ یوم جمعہ — نمبر ۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم — حمل الرا آسیا

الحق دہلی

سیاہ بادلوں میں روشنی کی ایک شعاع

گذشتہ سے پیوستہ

پھر کیونکر امید ہو سکتی ہے کہ پنڈت دیانندجی کے بنائے ہوئے اصول دنیا مین صداقت یا راستی پھیلا ئینگے۔ مہاشہ دہرمپال کا بیان ہے کہ

آریہ سماج کی ہسٹری مین ایک وہ زمانہ بھی تھا جبکہ یہ کہا جاتا تھا کہ ویدوں کا پرچار اوسی وقت ہوگا جبکہ ڈی۔ اے۔ کالج لاہور سے تعلیم پا کر نوجوان باہر آئینگے۔ اس سے بیشتر ویدوں کا پرچار ہونا مشکل ہے ہم ڈی۔ اے۔ وی۔ کالج پر کسی قسم کا حملہ کرنے کے لئے طیار نہیں ہے بلکہ ہم کالج کے اس شاندار کام کی دل سے عزت کرتے ہین۔ لیکن وقت آیا کہ آریہ سماج نے ڈی۔ اے۔ وی کالج کو ویدوں کے پرچار پیدا کرنے سے ناامید دیکھکر شہر سے دور گنگا کے کنارے پر گوتم۔ کناد جیسی اور دیانند پیدا کرنے کے لئے گورو کل کا پروسٹ کھڑا کیا۔ جس طرح ہم ڈی۔ اے۔ وی۔ کالج کے کام کو نظر انداز کرنے کے لئے طیار نہیں ہین۔ اسی طرح ہم گورو کل کو بھی نظر انداز نہین کر سکتے لیکن جو لوگ کالج سے اپنی نظر ہٹا کر گورو کل کی طرف لگائے ہوئے ہین وہ اس بات کا انتظار کر رہے ہین کہ ویدوں کا پرچار اس وقت تک نہین ہوگا جب تک

کہ گوروکل سے گوتم۔ کناد نہین آئین گے ان کو نوٹ کر لینا چاہئے۔ کہ اگر ایک لنگوٹ بند سنیاسی شری سوامی دیانند کے وید بہاشیہ کی بے قدری کر کے وہ ہوائی قلعون کے خیال مین مست رہینگے تو ویدون کا پرچار کبھی نہین ہو سکے گا کیونکہ جس طرح کالج سے گوتم کناد پتنجل نہین نکلے اسی طرح موجودہ حالت مین گوروکل سے بھی نہین نکلے گا۔ کالج سے تو کم از کم گریجوئیٹ ہی نکل رہے ہین۔

مہاشہ دہرمپال لکھتے ہین کہ گروکلوں سے جو کچھ نکل رہا ہے اوس کی مثال جماعت مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر ہم واقعات سے ایک لبریز خط کے ذریعہ پیش کرتے ہین جو کہ گروکل کے بانیوں مین سے ایک بانی شری پنڈت باشی رام جی پردہان آریہ سماج وزیر آباد نے گوروکل کانگڑی کے گورنر کے نام لکھا ہے اور وہ یہ ہے

وزیر آباد ۱۰ نومبر ۱۹۱۱ء

سیوا مین شریمان لالہ منشی رام جی مکھیہ ادہشٹاتا

گوروکل کانگڑی

شریمان جی نمستے۔ آپ کو شاید یہ معلوم ہوگا کہ مین چند روز سے درد گردہ کی وجہ سے سخت بیمار تھا اور ابھی تک چلنے پھرنے کے قابل نہین ہوا ہون۔ گو بیچ مین میری حالت بہت نازک ہو گئی تھی مگر اب پرماتما کی کرپا سے قدرے آرام ہے۔ میری بیماری کی حالت مین ہی برہم چاری سبھے چندر گوروکل سے بیمار ہو کر ۱۵ اکتوبر ۱۹۱۱ء کو وزیر آباد پہونچا گو مین درد گردہ سے ناچار تھا اور برہم چاری کی صحت کی طرف کوئی توجہ نہین دے سکتا تھا پھر بھی جب مین نے گوروکل سے شرہی ہوئین یرقان۔ تلی اور جگر وغیرہ کی کئی امراض سے زیادہ خوا ہوا دیکھا تو مجھے بہت دکھ ہوا۔ اس سے بھی بڑھکر جب برہم چاری نے مجھے ان بدسلوکیون کا ذکر کیا جو کہ اس دفعہ اوس کے ساتھ گوروکل مین باوجود اوس کے بیمار ہونے کے لگی ہین تو میرے دل پر ایک قابل برداشت صدمہ

پہنچا۔ اس صدمہ نے میری بیماری کو طویل کر دیا۔ پرماتما کی لیلا نیاری ہے۔ میری بدقسمتی ہے گویا اب کچھ یہ کافی نہیں تھا۔ کہ اتنے میں گوروکل سے لالہ کا پتر پہونچا جس کو پڑھ کر مجھے یقین ہو گیا کہ برہم چاری جے چندر نے گوروکل میں تین پٹی کتھا جو سنائی تھی وہ بالکل پایہ ثبوت کو پہونچ گئی۔ آپ کو میری پہلی خط و کتابت سے معلوم ہو سکتا ہے کہ میں نے آپ کو مطلع کر دیا تھا کہ لالہ نندلال مہتہ حفظ ما سے جو آپ کے الماء سے لکھے گئے تھے صاف الفاظ میں یہ مترشح ہوا تھا کہ برہم چاری کے ساتھ گوروکل میں ناجائز برتاؤ کیا جاوے گا۔ اور آپ کے پاس جب میں نے شکایت کی تو آپ نے مجھے یقین دلایا تھا کہ اوسکے ساتھ اس قسم کی کوئی بدسلوکی نہیں ہوگی۔ چنانچہ اس یقین دلانے پر ہی میں نے برہم چاری گوروکل روانہ کر دیا ورنہ جیسی کہ میری ۱۹ ستمبر ۱۹۱۱ء کی چٹھی سے ظاہر ہوتا ہے میری ہرگز یہ منشا نہیں تھی کہ میں برہم چاری مذکور کو گوروکل میں محض بے عزت اور ذلیل کئے جانے کے لئے بھیجوں۔ لیکن نہایت ہی شرم کی بات ہے کہ باوجود تمام پرتگیاؤں اور تحریری معاہدوں کے اوس کو نہ صرف بہت سے گوروکل نواسیوں کے سامنے گالیاں دی گئیں اور بے عزت کیا گیا بلکہ ایک عجیب قابل نفرت طریقہ سے اوس کو دیو کا ڈیکری گھنٹہ آگے روانہ کر کے بعد میں اوس کے ٹرنک کے قفل کو اوس کی اجازت کے بغیر اور اوس کی عدم موجودگی میں کھولا گیا اور اس نہایت ہی گری ہوئی حرکت کی جو کہ از روئے دھرم اخلاق اور قانون سخت قابل نفرت تھی اوسکو کسی قسم کی خبر نہ دی گئی۔ اگرچہ چندر پر کسی قسم کا شبہ بھی تھا تو جیسے تمام عدالتوں میں مجرم کی جامہ تلاشی یا خانہ تلاشی لیتے وقت اوس کو سامنے موجود رکھا جاتا ہے آپ کا فرض تھا کہ اوس کے ٹرنک کا قفل توڑنے یا کھولنے وقت اوس کو سامنے بلایا جاتا اور اگر اوس کے ٹرنک میں سے کوئی قابل اعتراض خط یا کوئی مسروقہ برآمد ہوتا تو جیسا کہ عام طور پر قاعدہ ہے اوس کے روبرو سب کارروائی کیجاتی مگر شرم کی بات ہے کہ رعایت عدالتی قانون کے لحاظ سے گرے ہوئے سے گرے مجرموں کو بھی دی جاتی ہے برہمچاری کو اوس سے بھی محروم رکھا گیا۔ اور اوس کو اتنی بھی وقعت نہ دی گئی جتنی گورنمنٹ معمولی چور کو دیتی ہے۔

باقی آئندہ

ایرانی خیالات

ایرانیوں کا مشہور ارگن اخبار شمس اپنی مظلومی اور بیکسی کی تصویر ان الفاظ میں کھینچتا ہے۔

کہ ہم اپنی اصلاحوں میں مشغول ہیں اور دستوری حکومت کے وسیلہ سے اپنی بگڑی ہوئی حالت کو سنوار رہے ہیں لیکن ہمارا سنگدل اور ظالم ہمسایہ روس اپنی ریشہ دوانیوں سے باز نہیں آتا اور وہ ہمارے کاموں میں کھنڈت ڈال رہا ہے وہ اس بات کے لئے تلا بیٹھا ہے کہ ہمیں رنج و عذاب سے چھٹکارا نہ ہو۔ وہ کسی طرح ہماری بہبودی نہیں چاہتا اور اوسکی ساری کوشش اس لئے ہے کہ ہم تاریکی سے نکل کر روشنی میں نہ آنے پائیں حاوس کے ظلم اور جبر کی طاقت یہاں تک بڑھ گئی ہے کہ وہ ایک نہ ایک فتنہ اوٹھاتا ہے۔ ہماری مخالفت میں وہ جو کچھ کر رہا ہے اوس کا حال تمام دنیا پر ظاہر الم نشرح ہے۔ اوس کا موجودہ تشدد کوئی نئی بات نہیں ہے۔ بلکہ وہ برسوں سے اس تاک میں لگا ہوا ہے کہ نہنگ اجل بنکر ایران کو ہضم کر جائے اور ہمیں نوالہ بنالے۔ جب سے ایران کی دستوری حکومت کی بھنک روس کے کان میں پڑی ہے وہ آتش حسد سے جل کر کباب ہو گیا ہے وہ نہیں چاہتا کہ ایران سرسبز ہو اور وہاں دستوری حکومت کے جھنڈے لہراتے رہیں۔ وہ خود مستبدانہ حکومت کا زبردست حامی بنا ہے جس کے کارن ہمکو انواع و اقسام کی مصیبتیں بھگتنی پڑی تھیں۔ ایران میں جو ترقی کی لہر چل رہی ہے اوس کو روس کا روکنا انتہا درجہ کی کور باطنی ہے۔ اگر روس ایران پر حاوی ہو گیا تو ہمیں اپنے گھر کی حفاظت کرنی پڑے گی ایسی حالت میں تمام ہندوستانیوں کو دل سے دست بدعا ہونا چاہیے کہ ایرانی معاملات بحسن و خوبی سنور جائیں۔

پبلک زندگی بسر کرنے والوں پر آفت

پنجاب ایڈوکیٹ سیالکوٹی رقم طراز ہے کہ صرف بنگال ہی نہیں بلکہ پنجاب میں بھی پبلک زندگی گذارنے والے لوگوں کو تنگ کیا جاتا ہے۔ اب جبکہ ہندوستان کا پولیٹکل مطلع صاف ہو گیا ہے۔ مخبروں کی کیا ضرورت ہے۔ اس خاص برانچ کو خیرباد کرنا چاہیے کیونکہ یہ بجائے خود بے چینی پھیلانے کا باعث ہیں۔ اخبار مذکور نے عمومیت کے ساتھ جو خفیہ پولس

اسلام کی دنیوی برکتیں۔ اسلام سے جو برکتیں دنیا کو حاصل ہوئی ہیں وہ کسی مذہب سے حاصل نہیں ہوئی ہیں۔ قیمت صرف ۱/ — اذان کا فلاسفی ۱/

پر بے جینی پہیلا نے کا الزام عائد کیا ہے۔ اوس سے ہم متفق نہین البتہ بے قصورون اور بے گناہون کے پیچہے ایک درجن آدمیون کا پہوڑ دینا یا اشارتاً یا کنایتاً اون کی ازادی مین دست اندازی کرنا ضرور خلاف مصلحت ہے۔ جو لوگ رعایا اور گورنمنٹ ہر دونون کے خدمات انجام دین اون کی لائف سنہری حرفون سے لکھنے کے لائق ہے اور جو لوگ وفادارانہ خیالات رکہتے ہوئے پبلک کی خدمت کر رہے ہین ان سے امید رکہنی چاہیئے کہ وہ اپنی حالت درست ہوجانے کے بعد گورنمنٹ کی خدمت ہی کرینگے۔ پبلک کو درست شاہراہ پر لانا بہی گورنمنٹ کو مزید افکار سے نجات دینا ہے۔

نیا روپیہ واپس ہوگا

تمام اسلامی اخبارات نے شہنشاہ معظم کی شبیہ پر ناگوار شبہ ہونیکی طرف گورنمنٹ کو توجہ دلائی تہی۔ شکر ہے کہ گورنمنٹ نے مسلمانون کے فیلنگ کو اچہی طرح سمجھ لیا ہے اور پیسہ اخبار کے ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ ٹائمس آف انڈیا نے نئے روپیہ کی ترویج کو ملتوی کرنے اور ان کو واپس لینے کے متعلق زور دیا ہے اور اس پر مدراس مین عملدرآمد شروع ہوگیا ہے۔ ہم اس موقعہ پر سچے دل سے گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرتے ہین۔

ہمین کیا کرنا چاہیئے

ایک تعلیم یافتہ قومی نوجوان نے مسلمانون کی آئندہ حالت پر بحث کرتے ہوئے لکہا ہے کہ ہمین تمام دنیا کے مسلمانون سے ہمدردی کرنی چاہیئے مگر کسی وقت اپنے گریبان مین منہ ڈال کر بہی تو دیکہنا چاہیئے کہ آجکل سب اسلامی سلطنتون کا ستارہ کیون ڈگمگا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانون مین اعلے تعلیم اور سائنس اور صنعت و حرفت کا نام نہین ہے۔ دوسری وجہ یہ ہی کہ تجارت اور زراعت کو فروغ نہین دیا جاتا اوس کے بعد مضمون نگار نے جو تجاویز پیش کی ہین وہ یہ ہین کہ

(۱) محمڈن یونیورسٹی کے لئے چندہ ایسی سرگرمی سے جمع کرین جیسے طرابلس کیلئے

(۲) صنعت و حرفت کے چہوٹے چہوٹے مدرسے کہولنے شروع کردین اور اونکے لئے بہی چندہ جمع کرین۔

(۳) زراعت جو ہندوستان کا خاص ملجا و ماوا ہے اوس کے پرائیوٹ مکتب ہر گاؤن مین جاری کرین اور اوس کے متعلق خصوصیت سے عام فہم لیٹریچر شایع کرنے کو فنڈ قایم کرین

ہم دیکہتے ہین جب سے مسلمانون مین جدید خیالات کی لہر پیدا ہوئی ہے۔ اس وقت سے ابتک کوئی عملی کام ظہور مین نہین آیا ہے۔ کاغذی گہوڑے دوڑانے اور اخبارات مین مضمون لکہنے سے کچہہ بہی فائدہ نہین جب تک ہم اپنی قومی زندگی کے قابل قدر نمونے پیش نہ کرسکین۔

مسلمانون پر نا واجب الزام

جہنگ سیال لکہتا ہے کہ اہل اسلام مین جب تک جہادی سپرٹ موجود ہے۔ اس وقت تک اونکی ہستی ہے طرابلس کی جنگ مین اس سپرٹ نے اپنی اہمیت کو فی الواقع تسلیم کرلیا ہے۔ آج وہ لوگ بہی مسلمانان طرابلس اور مجاہدین کی جانبازیون کے مداح ہین۔ جو چند یوم ہوئے مضحکہ اڑاتے رہے تہے " اول تو اٹلی اور ٹرکی کی جنگ مسیحیت اور اسلام کے درمیان نہین ہے دوم جہاز حفاظت خود اختیاری کے لئے ہے مسلمان اپنی طرف سے کبہی ابتدا نہین کرتے مگر غیر اقوام کی اخبارات کو تو جلے دل کے پہپہولے پہوڑنے سے غرض ہے۔

اسلامی ہستی اور اوس کے مخالف

ہم تو سمجہتے تہے کہ آپس کی پہوٹ کا بازار سرد ہوجائے گا لیکن اب بہی کہین کہین سے دلخراش آواز آتی ہے

اخبار شیعہ لکہتا ہے کہ ٹرکی کو اسلامی سلطنت کہے جانے کا حق حاصل نہین ہے اگر یہ اسلامی سلطنت ہے تو ایسے ہی جیسے کانگریس مسلمانون کا قومی مجمع ہے جس سلطنت کا قانون اسلامی نہ ہو تو کسی طرح اسلامی سلطنت کہے جانے کا فخر حاصل نہین کرسکتی اور نہ اس حیثیت سے وہ مسلمانون کی ہمدردی کا حق رکہتی ہے۔ اس امجمت بہرے زمانہ مین

ایک فرقہ کے ذمہ دار اخبار کو ایک زبردست اسلامی سلطنت پر تمسخر بنا غیر اقوام کی نگاہ مین اپنی قومیت پر بار نما داغ لگانا ہے ہمین یہ دیکھکر سخت افسوس ہوتا ہے کہ جن لوگون پر زمانہ کی روشنی نہین پڑی ہے وہ اپنی اہمیت کو اپنے ہاتھ سے کھو رہے ہین

ندوۃ العلما اور اشاعت اسلام

حال مین شبلی نعمانی نے ندوہ سے ایک نوٹس جاری کیا ہے جو یہ ہے کہ ہمین معلوم ہوا ہے بہت سے ایسے قصبات و دیہات ہین جہان مسلمان حکام فرائض سے بالکل ناواقف ہین یہانتک کہ انکا لباس اور وضع بلکہ نام تک ہندوؤن جیسے ہوتے ہین چونکہ ارادہ کیا گیا ہے کہ چند اشخاص کو انسپکٹر مقرر کرکے ان دیہات کا دورہ کیا جائے۔ اور ان کی مردم شماری اور مفصل رپورٹ حاصل کی جائے اسلئے تمام برادران اسلام کی خدمت مین گذارش ہے کہ ان کے ضلع مین اگر اس قسم کے دیہات ہون تو وہ مجھکو مطلع فرمائین۔ تاکہ ان سے خط و کتابت کرکے انسپکٹر بھیجنے کا بندوبست ہماری رائے مین ندوۃ العلما جیسی عظیم الشان انجمن کو یہ کام وسیع پیمانہ پر انجام دینا چاہئے مسلمانون کی چھوٹی چھوٹی انجمنین بھی اس فرض کو بحسن و خوبی ادا کر رہی ہین۔

تعدد ازدواج

البرہان لکھتا ہے کہ لوگ محض اس سبب سے تعدد ازدواج پر اعتراض کرتے ہین کہ جب کسی عورت پر سوکن آجاتی ہے تو وہ اس سے حسد کرنے لگتی ہے۔ اور اس سے مکدر رہتی ہے۔ حالانکہ یہ بات عورتون کا طبعی امر ہے۔ اور سب کو اس سے انکار نہین ہوسکتا مگر عاقل شخص کو شایان و سزاوار نہین ہے کہ فقط عورتون کی اس بدعادت کو نظر رکھکر اس مسئلہ ہی کو مشکل قرار دے بلکہ اسکو مناسب یہ ہے کہ تمدن اور اسلام آبادی کو فوائد تعدد ازدواج سے حاصل ہوتے ہین وہ ایک ہی بیوی پر قناعت کر لینے سے جو نقصانات ظہور مین آتے ہین مدنظر رکھے اور مذہب نے متعدد بیویون کے درمیان عدل اور مساوات کے قایم رکھنے اور کسی طرح سے کسی ایک کو دوسرون پر ترجیح نہ دینے کا جو قانون مقرر کیا ہے اس کا لحاظ کرے پھر اوس کے موافق حکم کرے۔ درحقیقت اس مسئلہ کی جان عدل ہے اگر مساوات نہ ہو اور ایک پر دوسرے کو ترجیح دیجائے تو شرع اسلام ایسے شخص کو مجرم سمجھتی ہے۔

پنجاب مین عیسائی

گذشتہ سال پنجاب برٹش اینڈ فارین بائبل سوسائٹی کے علاقہ مین انجیل کی ۱۷۳۵۹۱ جلدین شایع ہوئین دس سال پیشتر یہ تعداد صرف ۷۲۹ تہی۔ گورکھی زبان مین زبور و امثال کی نظرثانی کرنے کا شغل بدستور نافذ رہا۔ عہدنامہ جدید کا ترجمہ فارسی اور پنجابی مین اختتام کو پہونچا دیا جس کو دیہاتی عیسائی نہایت شوق سے پڑہتے ہین۔ اور اب زیر طبع ہے شاخ پنجاب نے ختم شدہ سال مین ۸۱۹ بائبلین ۳۷۳ عہدنامے ۲۳۹۸۸ طبع کرائے جن کی میزان ۳۱۸۴۷ ہوئین۔ ہم پہلے بھی لکھہ چکے اور پھر تحریک کرتے ہین کہ مسلمانون کو ترقی کی راہ تلاش کرنی ہے تو وہ کلام مجید مین ہے۔ دنیا کی تمام زبانون مین انجیل کا ترجمہ ہورہا ہے مگر مسلمان ہین کہ خواب غفلت مین پڑے ہوئے سورہے ہین نہ ان سے اتنی بھی ہمت نہین بندہتی کہ قرآن کے لطیف اور پاکیزہ خیالات کو گورکھی زبان مین لایا جائے۔ اس کی ذمہ وار پرانی سوسائٹی نہین بلکہ نئے جوانون کا فرض ہے۔ کہ وہ ایک قرآنی انجمن قایم کرین اور اس کام کو آئے دن ترقی دیتے ہین۔

پایۂ تخت اور لارڈ منٹو

لارڈ منٹو صاحب کی رائے مین پایۂ تخت کا دہلی مین ہونا ٹھیک نہین تھا یہ آپ نے کہا اگر مین پایۂ تخت کی تبدیلی کو تشویش ناک نگاہون سے دیکھون جس پر کرورون روپیہ کا خرچ برداشت کرنا پڑیگا۔ مین اس عمر مین باشندگان کلکتہ کے ساتھہ ہمدردی کا اظہار کئے بغیر نہین رہ سکتا۔ اس تبدیلی کے لئے کیسے ہی زبردست پولٹیکل اسباب کیون نہ موجود ہون جیسا کہ مین خود تسلیم کرتا ہون مگر مین ایک خوبصورت شہر کے تخت و تاج چھن جانے کو غم و رنج کی نگاہ سے دیکھتا ہون آپکی یہ رائے بنگالی اخبارون مین نہایت وقعت کی نگاہ سے دیکھی جائے ملک کی عام آواز یہی ہے کہ دہلی مین پایہ تخت ہونا چاہئے۔

مصری حکومت اور اطالوی

المؤیدؔ کا بیان ہے کہ مصری حکومت نے الگ تھلگ رہنے اور قانون کے پردہ مین اطالیوں کو مدد دیتے ہین کوئی بات اوٹھا نہین رکھی ہے۔ مشہور ہے کہ اطالوی جہازات نہایت آزادی سے مصری سمندرون کا چکر کاٹ رہے ہین اور وقت بے وقت عثمانی حدود پر آمد و رفت کرنے والے جہازات کو راستہ مین روک کر نہایت تشدد سے اون کی تفتیش کرتے ہین۔ اور حکومت مصری نے اون کی اس ناجائز کاروائی پر کوئی نوٹس نہین لیا۔ اگر کسی نے حکومت مصری کو اس امر کی جانب توجہ دلائی ہے تو اوس نے یہ کہکر ٹالدیا ہے کہ الگ تھلگ رہنے کے قانون کی رو سے یہ بات جائز ہے۔ حکومت مصر نے اپنی طرف سے اطالیون کی ہمدردی مین کوئی کسر نہین چھوڑی مگر اطالوی اس کی اس غیر معمولی مروت پر بھی خوش نہین۔ کیونکہ وہ اسبات پر ملامت کر رہے ہین کہ مصر سے ترکوں کو بہت کچھہ امداد پہونچ رہی ہے۔ انجمن ہلال احمر کی جماعتین مصر ہی سے جارہی ہین۔ فی الحقیقت ترک سچی ہمدردی کے قائل ہین اور اون کی مصیبت پر کسی کا دل بھر آنا مقتضائے انسانیت ہے۔

ایک اعتراض کا جواب

آریہ سماج کا اعتراض ہے کہ قانون مین خدا کی جگہ کو محدود ٹھہراتے ہین اور اوس کا عرش پر ہونا بیان کرتے ہین۔ اس کا جواب ایک محقق اور فاضل نے۔ یہ لکھا ہے کہ کرسی کے معنی علم کے ہین اور خدا تعالےٰ کا علم تمام بلندیون اور زمین کو بشمیع محیط ہو رہا ہے۔ مولوی نورالدین صاحب نے یہ الزامی جواب تحریر کیا ہے کہ یجروید اکتیسوین مین انوہیا سے مین لکھا ہے دیکھو نمبر ا

اسے منشو سب پرانیوں کی ہزارون آنکھین ہزارون سر و تو بنا یک جگ ایشور ہین ہین وہ پرش ہے وہ تمام بھوگول مین سب طرف سے بھاپت یہ پانچ استھول پانچ سوکشتم یہ دس بھوت جس کے انگ مین اور وہ سب اور منتر نمبر ۳ مین ہے۔

اس ایشور کی سب زمین وغیرہ چراچر جگت ایک جزو مین اس جگت بنانے والے کے تین حصے ناش رہت مہما اپنے منور سروپ مین ہے اور کہا ہے۔

نمبر ۴ تین حصوں والا پرمیشور سب سے اوتم سنسار سے الگ مکت سروپ نکلتا ہے اس پرش کا ایک حصہ سے ایک جگت مین پھر پھر پیدائش اور پرلے کا چکر کہا تا ہے۔

نمبر ۵ مین ہے اس برٹ سنسار کے اوپر سروا پورن برہم رہتا ہے اوس کے بعد بھی وہ پہلے سے ظاہر پرش جگت سے علیحدہ رہتا ہے۔ ترہ منتر تک یہی مضمون مکرر کیا گیا ہے۔

اخبار اہل حدیث اور الحق

مولوی ثناءالله صاحب ایڈیٹر اہل حدیث نے سنہ ۱۹۱۰ء شروع تاریخ اجرا اخبار الحق سے اپنے اخبار اہل حدیث کا تبادلہ الحق کے ساتھہ منظور کر کے ۲۴ نومبر سنہ ۱۱ء تک اس پر عمل کیا۔ مگر یکم دسمبر سنہ ۱۱ء سے کسی مصلحت یا کمزوری یا لالچ سے اخبار بھیجنا بند کر دیا۔ ہم نے کارڈ لکھا کہ الحق تو بدستور دفتر اہلحدیث مین بھیجا جاتا ہے۔ مگر اہلحدیث تبادلہ مین یکم دسمبر سے نہین آیا۔ اسکو بھیجدین۔ جواباً ہمین لکھا کہ اہلحدیث احمدی کے ساتھہ تبادلہ کرنا نہین چاہتا اسلئے بند کر لیا ہے۔ ہم نے پھر لکھا کہ احمدی کے ساتھہ تو اہلحدیث کا تبادلہ نہین تھا الحق کے ساتھہ تھا اسلئے احمدی کا غیر موقت الشیوع ہونا اہلحدیث کے تبادلہ پر جو کہ الحق کے ساتھہ سنہ ۱۰ء سے ہے کوئی اثر نہین ڈال سکتا۔ احمدی کے ساتھہ جو کہ سنہ ۱۱ء سے جاری ہے سلمان کا تبادلہ ہے۔ اس کا نہایت معقول جواب بابل مناظر صاحب امرتسری نے جو دیا ہے۔ اسکو ہم انہین کے الفاظ مین نقل کرتے ہین۔ آپ لکھتے ہین کہ

الحق کے ساتھہ تبادلہ سلمان کا مناسب سمجھا گیا تھا اس لئے اوس پر الحق لکھا ہوتا تھا احمدی کے ساتھہ اہلحدیث کا تبادلہ مناسب تھا۔ مگر احمدی موقت الشیوع نہین اس نے آپ مناسب سمجھین تو احمدی ہمکو قیمتاً بھیجدیا کرین

اسکے سوا ہماری پاس کوئی جواب نہین۔ بلفظہ ۲۱ جون سنہ ۱۱ء

ناظرین یہ ہی شیر پنجاب کا استدلال ایک سال گیارہ ماہ بعد آپ کو یہ مناسبت سوجھی کہ "احمدی کے ساتھہ اہلحدیث کا تبادلہ مناسب ہی" ہم نے انکو پھر لکھا کہ یہ جناب والا کی کمزوری کی دلیل ہے کہ اہلحدیث کو چھپا لیا۔ باقی دارد

قصیده

در تہنیت تاجپوشی شہنشاہ جارج پنجم خلد اللہ ملکہ از عبد الرشید احمدی
متخلص بارشد رئیس میرٹھ صدر بازار محلہ نگسار

بہار ابر مطیر گرد بجوش باد بہار
نسیم صبح کجائی ز خواب شو بیدار
چرا بگوشہ خلوت نشستہ بیکار
گل مظاہر قدرت رسید ہر جانب
نقاب بر رخ خود در کشید پردہ شب
مسیح رزند بدعوای نفع بست کمر
نمود طبی صوف تسبیح و ہم مصلی شیخ
زبان شانہ خبر زد بگوش ہوس امر
نجوم شب بہار عوم روانہ شدند
خروس کار موذن ببام خویش نوشت
بہ بیبن کہ نعرہ حیو علی الصلوٰۃ آمد
ز عرق شبنم شاداب کف خاک
برار مرغ خوش الحان بشور آمدہ اند
بیک طرف بزبان حمد میکند سوسن
بہ بیبن کہ قمری و بلبل چہ نغمہ بردازند
قلوب لالہ و ریحان بصد خشوع وے
سیاہ پردہ ظلمت ز ہر طرف برخاست
سحاب مکرمت و فضل ایزد منان
بیا کہ بی تو نہان است نکہت جان بخش ہا
بغیر ذات تو بزم حسن خموش لب است
بیا کہ غلغل جان بخش آمدہ شہ ہند
نوید آمد او ساخت است دہلی را
زمین راغ چو باغ است بلکہ رشک ارم
ز نوک خار چمن روح تو ہمی جوشد
عجیب رنگ تماشا بجنبش آمدہ است
بہ قطع مہر و نہر ورد روشنی عجب

مسلم است برائی تو خدمت این کار
بشو زدیدہ کدورت نماز شکر گذار
رسیدہ مژدہ جہان تازہ کن ز کوچہ یار
بانتظار تو ہستند جنگی حصار
برفت از سر پروانہ درد این آزار
نوشت نسخہ برائے شفائی ہر بیمار
بخواست جام و داعی ز شیشہ بہ خوار
کہ من ہطرف پریشان خط کنم تیمار
کہ بود و رصف رستادہ گان شب بیدار
کہ باد ہند خلاصی نقید بند حصار
ز کوئی معبد ہر کس ہمی رسد این نار
بدست از پی عزت بعرف خود دستار
چہ بیضہ بی رگ و ریشہ چہ بچہ و پردار
بجا بلی خویش برقص آمدہ است سرو چنار
کشادہ لب بترنم نشاخ از منقار
نہادہ سر با دای نیاز بہ تکرار
ز نور مہر منور بگشت عالم تار
بکرد ہر تہ و بالا چو تختہ ہم دار
بدست نعمت کلید کنونہ مشک تتار
لبست ز لب خندان و پوش گلنار
ز خوش نصیبی ہند است ظاہر این آثار
چو وقت شاہجہان رنگار و میناکار
برنگ لالہ جبال است ہم خاک تا تعدار
غم خزان بسر آمد بلیغہ کردار
زمین ہند بگشت است مطلع انوار
چہ شاہ راہ و سیغی برائی موٹر کار

و در باغ نو آئین بخندہ پر جوش
بہر نظارہ او ذکر آب و تاب دگر
ستا سیبوان و مکان جلوس خوش اسلوب
بگرداند خود نصف و نہار ہمچو نجوم
خدا الغلب این مجمع ز عرش خود آید
حضور جارج پنجم کہ فیض ہند است
چہ المغرب ندارد زمین شرق شرف
جناب ملکہ وکٹوریہ ہای زندہ شبیہ
بیا بیا کہ چہ جاہ و جلال شان خداست
بعدل ہمسر نوشیروان و کسرا جاہ
خدیو ہند شہ لندن آن شہنشاہی
سکندر از بجہان بود صاحب حکمت
فلک زمین شدہ در زیر پائی ان نعلین
چہار عنصر عالی کرد و نظام جہان است
جہان ز جشن او ہمسر می جست
عجیب فضل خدا و فیوض لا تخفی است
نہ ما شہان زمین این جنس نزک حاصل
شاہان و بر بجبل او کمترین جاکر
بحب دانش و ہم پاسبان دین و ملل
زر و جواہر و لعل از حد شمار برون
بذات ان شہ عادل صفات لا محدود
غریو کوس او ہم رنگ رعد می غرد
ہر بریرہ و رستم جگر جوان اقبال
بگوش خلق بود حلقہ اطاعت او
ز نور نیر تابان ایڈورڈ والد
غلام و بندہ درگاہ بادشاہ شوند
ازان زمان کہ رعایای ہند پا بوس اند
بدار داور داور جارج پنجم را
سپہ نواز عدو سوزان مربی چین
نبیرہ حضرت وکٹوریائی خلد مکان

کہ میکند دل عالم نشان آن اقرار
ہمیکند بزبان زمین فلک اظہار
گمان تو ... شیان دیدار
بہر طرف خیمہ و رسیان بہ بستہ قطار
کہ تا بخلق او دیگر نہ کس بود مختار
خدائش حافظ و نامراد او لیل و نہار
کہ آمد آن شہ شاہان ہند خود مختار
و ہر بشکل نبیرہ بطالبان دیدار
برون ز وصف بیان است قوت گفتار
بذات روبہ او صاف ہاست لا احصار
کہ ہیست در صف شاہان مثال شمش نہار
شود بہر دل او منکشف جنس اسرار
زمانہ داد بدستش زمام لیل و نہار
بزیر ران او آمد چو اسپ رہین رہوار
بامداد لب تاریخ غلغل افکار
کرد داد از ہمہ نعمت بذات او ابشار
بعلم و حکمت و فضل و کمال کوہ وقار
ز این طریق نہ آئین نہ فعل و ہوش و شعار
خدا پرست و صلح جو و نیک و خوش اطوار
کہ میکند قلم از کردن شمار شش عار
سحاب حکومت و شہر سطوط است و حقار
ز خوف او ست جنگ مبارزان پیکار
کہ شیر را کشتہ آہوی ابو ہند و شکار
عدوئی او ہمہ بر باد بہو بل نی انار
بدہ بچشم رعایائے بے بصر ابصار
یکے چو جان کند دیگرے خزانہ نثار
بجز و علاے او دیگر جسم ادام بادا کار
بغرق عالم انگلینڈ و ہند بادر دار
کہ ہست مہر رعایائی خویشتن غمخوار
کند بحفظ و امان تو امی خدا دبار

دعای ارشد مسکین رئیس میرٹھ کمپ
قبول درگہہ مولی بیاد این اشعار

منقولات

پردے کے فائدے

شیخ مصطفےٰ غلاینی نے اپنی کتاب الاسلام روح المدینہ مین فرمایا ہے کہ عورت کو مردون کی نظر سے محفوظ رکھنا بہت ہی مفید ہے جس کا انکار نہین ہوسکتا۔ بعدازان جناب عبدالحمید آفندی جابر کی کتاب مبد ارتباط التمدن بدین الاسلام کا حوالہ دیکر فرمایا۔ کہ اس نے پردے کے نو فائدے بیان کئے ہین۔ جن مین سے بعض کو بالاختصار بیان کرتا ہون۔

پہلا پردہ یہ ہے کہ پردے مین رہنے سے عورت کی عزت مردون کے نزدیک زیادہ ہوجاتی ہے۔ اور عموماً ان کی طرف ان کی رغبت بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ پردہ مین رہنا ایک طرح کی روک ہے اور نفس کا یہ قاعدہ ہے۔ کہ جو چیز اس سے بچکر رہتی ہے اس کا شائق رہتا اور اس کو معزز جانتا ہے اور اس مین اتنی خوبیان تصور کرنے لگتا ہے۔ جو اصل سے زیادہ ہون۔ دیکھو جو شخص اپنے مرتبے کو بڑھانا اور اپنی شان و شوکت کو تمکین و عزت دینا چاہتا ہے وہ عموماً علیحدگی او خلوت گزینی کو اس مطلب کے حاصل کرنے کے لئے مناسب خیال کرنے لگتا ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہین۔ کہ بعض قومین جو اپنی عورتون کو پردے مین نہین رکھتین۔ عورتون کی طرف سے کم رغبت ہوگئی ہین۔ اور ان کی کم رغبتی کی وجہ سے یہان تک نوبت پہنچی ہے کہ ان کی عورتین خود ہی مردون سے بیاہ کی درخواست کرتی ہین اور ان کو اپنی طرف رغبت دلاتی ہین۔ اور اپنی طرف سے ان کو مہر دیتی ہین اور وہ (عورت) طالب اور وہ (مرد) مطلوب بنگئے۔ حالانکہ جن قومون مین پردے کا رواج ہے۔ معاملہ اس کے برعکس ہے یعنی وہان عورتین مطلوب ہین۔ اور مرد طالب ہین۔ اور طالب اور مطلوب مین جو فرق ہے۔ وہ ظاہر ہے اور زیادہ تشریح کا محتاج نہین۔

دوسرا فائدہ یہ ہے کہ جب ایک فریق دوسرے فریق سے پردے مین رہیگا۔ تو پردے مین رہنے والے کی طرف رغبت بڑھ جائیگی۔ اور یہ پردہ داری طلب مصاحبت کی زیادہ خواہش پیدا کرے گی اور درحقیقت ہے بھی ایسا ہی دیکھئے جو لوگ اپنی عورتون کو پردے مین رکھنے کے عادی ہین وہ بہ نسبت ان لوگون کے جن کے ہان پردے کا رواج نہین۔ بیاہ کرنے کی زیادہ تر رغبت رکھتے ہین۔ اور بیاہ کرنے مین جو تمدنی فوائد ہین وہ ظاہر ہین۔ محتاج بیان نہین۔

تیسرا فائدہ یہ ہے کہ پردے داری کے سبب بعض مرد عورتون کے ساتھ اور بعض عورتین مردون کے ساتھ تنازع اور جھگڑا کرنے سے محفوظ رہتی ہین۔ کیونکہ طرفین کے زیادہ میل جول رکھنے اور سب خلط ملط رہنے سے یہ تنازع زیادہ تر وقوع مین آتا ہے۔ اور اس کا اثر نفوس پر بہت زیادہ ہوتا ہے اور بعض وقت یہ تنازع طرفین کے لئے۔ یا کسی ایک کے واسطے بڑا مضر اور بہت نقصان کا باعث ہوجاتا ہے۔

چوتھا فائدہ یہ ہے۔ کہ پردہ داری زناکاری کی کثرت سے بچاتی ہے۔ کیونکہ مردون کا عورت سے آزادانہ میل جول رکھنا ان کے باہمی پوشیدہ روابط کو آسان کردیتا ہے اور حیا کے پردے کو جو ان مین حائل تھا اٹھا دیتا ہے اور ان مین سے ہر ایک کی نفسانی شہوت کو بھڑکاتا ہے۔ خصوصاً جبکہ عورت مرد سے خلوت مین ملاقات کرے۔ جس کو آزادی نے ان دونون کو عطا کر رکھا ہے۔ اس سبب سے انکو کسی قسم کا خوف و خطر نہین رہتا اور جو جی مین آئے نڈر ہوکر کرتے ہین۔

پانچوان فائدہ یہ ہے کہ پردہ داری شوہردار اور محصنہ عورتون کو اس تہمت سے بچاتی ہے۔ جو ان کی شرافت کو بٹا لگاتی اور ان کی عزت مین خلل انداز ہوتی ہے کیونکہ بدگمانی اور سوءظنی انسان کا فطرتی امر ہے۔ خصوصاً اس حالت مین جبکہ ظاہر اور پوشیدہ پورا پورا باہم میل جول ہو۔

چھٹا فائدہ یہ ہے کہ بعض وقت ایک شخص کی بیوی حسین و جمیل ہوتی ہے اور وہ اپنے ابنائے جنس مردوں کے ساتھ اس کے ملنے سے غیرت کھاتا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ ان کی نظرین اس پر نہ پڑین۔ اور بعض وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی شخص کی بیوی بدصورت ہوتی ہے اور وہ اپنے ہمسر مردون کے سامنے اس کے ساتھ جاتے ہوئے خجل و شرمسار ہوتا ہے اور یہ دونون قسم کے شخص جن کا ہم نے ذکر کیا۔ ایسے ۔۔۔ جو

(نوٹ) ڈاکخانہ چیتلی قبر کے متعلق ہمکو کچھہ شکایات پیدا ہوگئی ہین امید ہے کہ پوسٹ ماسٹر صاحب چیتلی قبر ہمین حکام بالا تک پہونچانے کی تکلیف نہ دینگے۔

عورتوں مردوں سے پُر ہو۔ اکثر اوقات اپنی بیوی کے ساتھ جاتے ہوئے اپنے جی میں گھبراتے ہیں۔ اور ناگوار خیال کرتے ہیں۔ پہلا تو اس سبب سے کہ میری بیوی حسین ہے۔ اور اس کو ڈر ہے۔ کہ جس مرد کی بیوی خوبصورت نہ ہوگی۔ وہ اس کی طرف (ٹکٹکی لگاکر) دیکھے گا اور دوسرا اس شرم کے مارے کہ میری ہی بیوی بدصورت ہے اور اور ساتھیوں کی بیویاں خوبصورت۔ ایسی صورت میں ان دونو کے لئے پردہ داری کی رسم نہایت مناسب اور خوب ہے۔

ساتوان فائدہ یہ ہے۔ کہ عورتیں چونکہ مردوں کی نسبت جسمانی طور پر ضعیف اور نرم ہوتی ہیں۔ اس لئے پردہ میں رہنا مشکل اور محنت شاقہ کے کاموں میں شامل نہ ہونا ان کے لئے ایک معقول عذر ہے۔ اور اس سبب سے وہ امور خانہ داری کے سوا جو طبعاً ان کے مناسب اور فطرتاً ان کے متعلق کیا گیا ہے دیگر کاروبار سے محفوظ رہیں۔ اور اپنے متعلقہ فرائض بخوبی انجام دیں ماسوا ان فوائد کے جو ہم نے بیان کئے ہیں۔ میرے نزدیک ایک فائدہ یہ بھی ہے۔ کہ مرد اور عورت دونو کے دونو پردہ کے سبب فارغ البال اور خوشحال رہتے ہیں۔ اس لئے کہ مرد بعض وقت تنگ دست ہوتا ہے اور وہ اپنی بیوی کے لئے زیب و زینت کا انتظام اپنے ہمسر دوسرے فارغ البال لوگوں کا سا نہیں کرسکتا۔ اور ایک شخص کو دوسرے کے حالات اور پوشیدہ رازوں سے واقف ہونا ضروری نہیں ہے اور جب عورت باہر نکلیگی۔ تو ان حالات سے ضرور آگاہ ہوجائیگی اور اپنے خاوند کو نکما اور نامرد بتائیگی۔ یا اس بیچارے غریب پر اس کی طاقت اور قابلیت سے بڑھ کر بوجھ ڈالیگی۔ اور مرد کے باہر نکلنے سے یہ خرابی نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ زیب و زینت بناؤ سنگار کرنا اور فاخرہ لباس پہننا عورتوں کی شان ہے نہ کہ مردوں کی۔

دوسرا فائدہ میرے نزدیک یہ ہے کہ عورتیں چونکہ رقیق القلب اور نرم دل ہوا کرتی ہیں۔ اور جس چیز کو دیکھتی ہیں جھٹ اُدھر مائل ہوجاتی ہیں۔ خصوصاً جبکہ کسی زیور اور آرائشی سامان یا لباس کو دیکھیں۔ اور بعض وقت ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ خاوند بیچارہ ایک محتاج اور تنگ دست ہے۔ اور وہ ان چیزوں کو اس کے لئے مہیا نہیں کرسکتا۔ اب عورت کا باہر نکلنا تین حال سے خالی نہ ہوگا۔ یا تو وہ اپنے نفس کو تکلیف دے اور بتکلف اسی حالت پر صبر کرے۔ یا مرد کو اس کے مقدور سے بڑھ کر تکلیف دے۔ یا آپس میں لڑائی جھگڑے اور پھوٹ پڑ جائے اور وہ بدمزگی اور بےچینی سے عمر گذاریں۔

تیسرا فائدہ یہ ہے کہ عورتیں عموماً مردوں کی نسبت دل کی کمزور اور طاقت اور بدن میں ضعیف ہوتی ہیں اور اپنے نفس اور ناموس سے دشمن کا دفعیہ نہیں کرسکتیں۔ اور اگر کوئی جبراً ان کا زیور اور لباس اُتارنا چاہے۔ تو اس کو ہٹا نہیں سکتیں جب اگر کوئی چور اچکا کسی سنسان راہ میں ان سے دوچار ہوجائے اور انکے زیورات اور لباس کا لالچ کرے۔ تو وہ ادنےٰ اسی دھمکی دے کر اور معمولی سا خوف دلاکر اتار کرسکتا ہے اور عورت بیچاری خالی ہاتھ اور محروم ہوکر گھر کی راہ لیگی۔ اور اس سے کچھ تدبیر بن نہ پڑے گی۔ اور یہ بات قریباً ناممکن ہے کہ شوہر ہر وقت اور ہر حالت میں اس کے ہمراہ ہی رہے۔

چوتھا فائدہ یہ ہے کہ عورتیں جیسا کہ پیچھے گذرا مردوں کی نسبت ضعیف القلب ہوتی ہیں۔ اور جلد تر متاثر ہوجاتی ہیں۔ اور جب وہ باہر نکلیں گی۔ اور مردوں سے میل جول کرینگی۔ تو ضرور ان کو ان واقعات اور حوادثات سے آگاہی ہوجائیگی۔ جو انسانوں پر ہمیشہ پڑتے اور ان کو رنج و الم پہنچاتے اور ان میں اثر کرتے رہتے ہیں۔ تو اسکا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ بسا اوقات وہ ان کی تاثیر سے بیمار ہوجائیں۔ اور ان کی صحت میں فرق آجائے اور صرف ان واقعات کے سن لینے سے اتنا اثر نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ ؏
شنیدہ کے بود مانند دیدہ

پانچواں فائدہ یہ ہے کہ ان کے نفس اپنے شوہروں کی خیانت (حرامکاری) کرنے سے مامون و محفوظ رہتے ہیں اور یہ بات بذریعہ جانچ پڑتال کے پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے۔ کہ شوہروں کی خیانت کرنیوالی عورتیں جرمن میں سات فی صدی اور بلجیم میں چھ فیصدی اور انگلستان میں پانچ فیصدی اور آسٹریا میں چار فیصدی اور ٹرکی میں ایک فی صدی پائی جاتی ہیں۔ ٹرکی میں کمی کا باعث پردہ ہے اور دیگر ممالک میں زیادتی کا باعث آزادانہ میل جول ہے۔

باقی آئندہ

مراسلات

"نئے سال کی نئی اُمیدین"

بہ شادیم کہ سالِ نو در آمد
غافل! کہ ز عمر رفتہ سالے

یون تو انقلابات دہر سے ہر ایک بصیر واقف ہے مگر نئے سال کے ساتھ ہی جو انقلاب شروع ہوتے ہین اور جو اُمنگین ہر ایک مذاق کے اصحاب کے دلون مین اُٹھتی ہین عادیان دین متین کو گدگدانے سے فرق نہین کرتین، ان کے سامنے کبھی نئے سال کے ساتھ نئی امیدون کا میدان وسیع آجاتا ہے۔ اور وہ ماضی کی غفلت کا علاج مستقبل مین مفید اور نفع رسان کام کرنا یان مقدس اسلام کی خوبی کا راز اہل دنیا کے سامنے پیش کرنے کا اپنے دلون مین جوش پاتے ہین۔
اس لیئے ہم بھی ذیل مین ایک مختصر سا مگر جاذب مضمون پیش کر کے مقدس اسلام کی عزت کے شیدائیون اور اس کی نرگس مست کے فدائیون مقدس اسلام کی عام طور پر تبلیغ کرنے کے لئے توجہ دلانا ضرور سمجھتے ہین۔
جب یہ امر مسلمہ ہے کہ صرف مقدس اسلام ہی دنیا کی قومون کے لئے ہر صورت مین نفع رسان ہے تو اس کی عام طور پر تبلیغ کرنا ہمارے فرائض مین سے ہے۔ جس کے لئے ایک خیال ہمارے دل مین بھی آیا ہے اور وہ یہ ہے کہ مختصر اور دلچسپ بحث سے چھوٹے چھوٹے مضمون لکھے جائین اور وہ "ہینڈبل" کے طور پر اردو، ناگری، گورمکھی، تیلگو، بنگالی، مرہٹی، اور برگی وغیرہ زبانون مین چھپوا کر عام طور پر تقسیم کئے جائین جس کی اشاعت کے لئے یہ صورت آسان ہو سکتی ہے کہ ہر ایک صوبہ کے زندہ دل حضرات اس خدمت کے کرنے کو کمر ہمت مضبوط باندہ لین۔ اردو گورمکھی کی اشاعت پنجابی بھائی قبول کرین۔ ناگری کے لئے اخویم مکرم میر مختار احمد صاحب کو توجہ کرنا ضروری ہے۔ بنگالی کے لئے جناب مولانا حکیم خلیل احمد صاحب سکرٹری حمایت احمدیہ مونگیر توجہ کرین تو بہتر ہوگا۔ ایسے ہی گجراتی، تیلگو، مرہٹی وغیرہ زبانون کے ماہرین کے لئے کچھ نہ کچھ وقت نکالنا اور کسی قدر زر مقدس اسلام کی تبلیغ کے لئے وقف کرنا۔ نئے سال کی نئی امیدون مین کامیابی حاصل کرنے کی کوشش کرنا ہے۔ اس قسم کے ہینڈبل۔ گرجون اور مندرون اور سناتن دھرمیون، آریون اور عیسائیون وغیرہ تعلیم یافتون مین تقسیم کرنا نہایت ضروری ہین جس سے امید ہے کہ خدا تعالے کے فضل سے کامیابی بھی ہوگی۔
ہمارے خیال مین چونکہ اس کی ازحد ضرورت ہے۔ اور ہے بھی خون اسلام اس ضرورت کو محسوس کر سکتا ہے۔ اس لئے ذیل مین "ہینڈبل" کا نمونہ بھی پیش کیا جاتا ہے۔

"دہوا ہما"

"نجات کیا ہے؟"

انسانی ہستی کو فطرت کے خاطر نے دل و دماغ اس قسم کے اعلے رفیق اور کار آمد عطا کئے ہین کہ اُن سے درست کام لینے سے جہان وہ نیکی مین سبقت کر کے نیک اور اعلے درجہ کا انسان بن سکتی ہے وہان ان کی اصل غرض سے غافل ہونے بدیون بدچالیون اور بدکاریون کا شکار ہو کر تباہی اور بربادی کا نتیجہ لا کر شکر کندہ ناری بننے کے قابل ہو سکتی ہے۔
انسانی ہستی مین دل و دماغ کے علاوہ ایک اور جوہر بھی موجود ہے جس کو عقل کہتے ہین۔ عقل سلیم انسان کو بدی اور نیکی مین تمیز کرنے کے لئے ایک روشن چراغ کا کام دیتی ہے مگر اسی حالت مین کہ جب اس کو بری صحبتون اور خطرناک رویون سے مکدر اور کمزور نہ کیا گیا ہو۔ اگر دل و دماغ سے ان کے اغراض و مقاصد کے ماتحت کام لیا جائے اور عقل کو ان کا ممد و معاون یقین کر کے قدم اٹھایا جائے تو لامحالہ بدیون اور بدچالیون سے دور دور اور پرے پرے رہنا امر ممکن ہے۔
انسانی ہستی اس قسم کی واقع ہوئی ہے کہ وہ خدا کی غفاری اور قہاری کے کامون کو منظر امتحان دیکھتی ہے۔ کیونکہ غفاری کے کام اس کے لئے مفید اور اس کی نیکیون مین سبقت کرنے کے لئے ابھارتے ہین۔ اور قہاری کے کام اس کو یہ سمجھاتے ہین کہ کوئی چیز ایسی نہین کہ جو خدا کے قبضۂ قدرت مین محدود و محصور نہ ہو۔ اس لئے ایسے امور سے اجتناب کرنا لازم ہے کہ جس سے خدا کے غضب کا پارہ بلند ہوا اور انسانی ہستی تباہی اور ہلاکت کے بحر ناپیدا کنار مین غوطے کھانے لگے۔
انسان کو جس طرح خدا تعالے نے ظاہری شکل و صورت

موزون عطا کی ہے۔ اسی طرح فطرتی طور پر وہ معصوم اور بے گناہ پیدا کیا گیا ہے۔ اگر اسی فطرت پر وہ آخر تک قائم رہ سکے تو لامحالہ نجات یافتہ شمار ہو سکتا ہے۔ لیکن صورت یون واقع ہوئی ہے کہ جس طرح دنیا مین مختلف درختون پہولون اور پھلون کے لئے مختلف دور ہین اسی طرح انسانی ہستی کے لئے بھی۔ اگر بچپن کا زمانہ اس کے لئے بادشاہت بے ملک کے مساوی ہے تو جوانی دیوانی اس کے لئے بمنزلہ تنور آتشین یا مثل ایسے موجین مارتے ہوئے دریا کے ہے کہ جس پر سے اس کا گذر ہونا ہے۔ یہی وہ زمانہ ہے کہ جس مین انسانی ہستی بن بھی سکتی ہے۔ اور بگڑ بھی سکتی ہے۔ جو اس مقام پر ہو چکر اغراض ومقاصد انسانی سے غافل نہ ہو وہ ہی انسانیت کا ران سمجھنے والا قرار دیا جا سکتا ہے۔ یہ ایک ایسی کٹھن منزل ہے کہ یہان پر بڑے سے عالی حوصلہ حضرات دل و دماغ جیسے مونس وغمگسار اور عقل سلیم جیسے روشن چراغ کے ہوتے ہوئے چوک جاتے ہین۔ گو عقل سلیم اور دل ودماغ کی طرف سے بدیون کے ارتکاب سے پہلے معقول نصیحت کرنے سے فرق نہین کیا جاتا۔ اسی مقام کی بگڑی ہوئی طبیعتین مشکل سے روبہ اصلاح ہو سکتی ہین۔ اسی مقام پر عقل اور ضمیر کے بلند آوازوں سے انسان اعتراض کرتا ہے۔ اور گناہ کو گناہ سمجھنے اور خطا کو خطا یقین کرنے مین کوتاہی کرتا ہے۔ اسیوقت کے بگڑے ہوئے نہ صرف صحت جسمانی سے محروم ہو جاتے ہین۔ بلکہ روحانیت کے مادون کو بھی سست کر دیتے ہین۔

انسانی حالت پر اگر بہ نظر تعمق غور کیا جائے پر خطر اور ہیبت ناک حادثات کے وقت اس کی حالت کو دیکھا جائے ہاں توبہ کرنے اور تائب ہونے صدقہ اور خیر اور خیرات مین لگ جانے پر نظر کی جائے تو اسبات کے یقین کرنے کے وجوہات ملتے ہین کہ وہ فطرۃً گناہ کے خطرناک نتائج بھگتنے کو تیار نہین ہے۔ اور اسی لئے حضرت انسان خدا کے غضب کو نیک کامون اور صدقہ خیرات سے روکنا چاہتے ہین۔

یہ تو سچ ہے کہ انسان بذات خود اگرچہ نیک اور پارسا فطرتی طور پر پیدا کیا گیا ہے مگر دنیا کی آب وہوا اور مختلف ابتلاؤن کی خطرناک صورتین اس کو اس اسٹیج پر قائم رہنے مین موجب روک ہین۔ اس لئے یہ ضروری تھا کہ اسکو اپنے مقاصد واغراض کے سمجھنے اور اپنے قابل قدر رفیقون اور مونسون سے کام لینے مین کسی قسم کی خارجی مدد بھی دی جاتی۔ شکر کا مقام ہے کہ خدا نے اس کو اس سے محروم نہین رکھا۔ انبیا علیہم السلام کے ذریعہ اسکو کافی ووافی مدد دی جنہون نے آکر اس کو ان امور سے آگاہی بخشی کہ جس تک اس کا پہونچنا از خود ناممکن تھا اور جس کے باعث ہی وہ گناہ کرنے پر دلیر ہو سکتا تھا۔

اس امر سے کوئی عقلمند انکار نہین کر سکتا کہ گناہ کا چشمہ انسان کا نہ تو دل ہے اور نہ دماغ بلکہ گناہ کا چشمہ جہالت اور بے علمی ہے جب جہالت اور بے علمی کی گھنگھور گھٹاؤن سے انسانی ہستی گھر جاتی ہے یا یہ سمجھو کہ اس کے دل و دماغ اس کے باعث مکدر کئے جاتے ہین تبھی انسان بدیون اور گناہون کے سیلاب مین بہنے لگتا ہے۔ چنانچہ اسی لئے انسانی ہستی کو علم کی ضرورت لاحق ہوئی۔ علم کیا ہے؟ دل ودماغ اور عقل کو جلا دینے اور صیقل کرنے کا ایک نایاب اور تیر بہدف نسخہ ذریعہ ہے دنیا مین گناہون کے سیلاب کے روزون پر بہنے کے دو سبب ہین۔ ایک تو خداوند کی قدرت وطاقت اور عجیب وغریب شان سے ناواقفیت دوسرے اپنی حیثیت حقیقت اور غرض وغایت سے بے علمی۔ اسی وجہ سے دنیا مین انسان حیوان پتھر اور اجرام سماوی وغیرہ خدا اور خدا کے برابر یقین کر کے طوفان بے تمیزی برپا کئے گئے ہین۔ یہ بالکل سچ ہے کہ انسان کی ہدایت کے لئے خدا کے فضل اور احسان کی ضرورت ہے اور جب تک اس کا فضل نہ ہو انسان ہدایت اور نجات سے محروم رہ سکتا ہے۔ ہان انسان کو اس کے فضل کے جذب کرنے کی از حد ضرورت ہے لیکن یہ محض غلط ہے کہ انسان کی ہدایت کے لئے خدا کا انسانی جسم مین تشریف لانا ضروری ہے۔ انسانون کو اگر خداوند ہدایت دینا چاہے تو اس کے لئے کوئی مشکل امر سد راہ نہین ہے مگر اس کے لئے وہ ہی صورت اس کے فعل سے اس کے نزدیک مستحسن ثابت ہوتی ہے۔ کہ جس کا اس سے پہلے ابراہیم۔ داؤد۔ سلیمان۔ موسے علیہم السلام کے ذریعہ ظہور ہوا۔ جو خداوند کے قابل قدر اور لائق تعریف بندے تھے جن کو اس نے اپنے شیرین کلام سے مشرف فرمایا تھا۔ وہ نہ تو خدا تھے اور نہ انہون نے خدا ہونے کے دعوے کئے اور نہ انسانون کو

کسی مجسم خدائی کی ضرورت ہے۔ البتہ ایک کامل نمونے اور مکمل ہادی کی ضرورت ہے۔ کیونکہ انسانی ہستی سر سے پا تک دوسرے کی نقل اتارنے کا مجموعہ ثابت ہوتی ہے۔ اور یہی ایک وہ راہ ہے کہ جس سے وہ سنور بھی سکتی ہے اور بگڑ بھی سکتی ہے۔ یعنے نیکوں کی نقل اوتارنے سے نیک و پارسا (اور بد سرشت خصلت اور بدوں) کے نقش قدم پر چلنے سے مجسم شیطان ہو سکتی ہے۔ اس کے لئے خدا کے کسی انسان کی شکل و صورت میں تشریف لانے کی ہرگز ضرورت نہیں ہے صرف ایک عادل اور مکمل انسان کی ضرورت ہے کہ جو مجسم رحمت اور فضل ہو بنی نوع انسان کا سچا اور حقیقی خیرخواہ ہو اپنے روشن دماغی اور خدا سے اعلے درجہ کے تعلق رکھنے سے دنی فتدلی فکان قاب قوسین کا صحیح مصداق ہو۔ خداوند کا احسان ہے کہ اس نے دنیا کو خطرناک حالت میں مبتلا پاکر اپنا اسی صفت سے موصوف بندہ کامل مقدس محمد صلعم کے نام سے بھیجا جو مجسم رحمت ہونے کے علاوہ مجسم فضل بھی تھا جس نے بنی نوع انسان کو نہ صرف اینٹ روڑوں اور پتھروں کی غلامی سے نجات دی دینی و دنیوی جاہ و جلال مال و منال کا وارث کیا بلکہ انسان کو اس کی اصل غرض و غایت کا علم بخشکر گناہ کے چشمہ سے دور دور اور پرے پرے رہنے کے مفید سبق پڑھائے۔ کہ جن کو زیر نظر رکھنے سے وہ گناہ کے خطرناک طوفان سے بال بال بچ سکتا ہے۔ پیارو! یہی وہ مقدس انسان ہے کہ جس نے سمجھایا۔ ان الحسنات یذھبن السیات (یعنے بدیوں کا کفارہ صرف نیکیاں ہی ہو سکتی ہیں نہ کہ کسی مقدس انسان کا خون یا خودکشی کرنا) اور انسان اسی صورت میں نجات کا وارث ہو سکتا ہے کہ جب اس نے کامل خدا اور اس کے صادق رسول مقدس محمد صلعم پر پختہ ایمان لانے اور نیک اعمال کرنے سے اس کا زندہ ثبوت دیا ہو۔ حق تو یہ ہے کہ خدا کا مجسم فضل اور رحمت وہی کامل انسان ہو سکتا ہے کہ جس نے جہاں ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم الخ کا دعوے کیا ہو وہاں اس کے ساتھ ہی عملی ثبوت یہ دیا ہو کہ اپنے پیرووں میں ہزاروں کو محبوب الہی کے رتبہ پر پہونچا دیا ہو جس کے زندہ ثبوت ہر زمانے میں مل سکیں کوئی زمانہ اس کی صداقت سے خالی نہ ہو۔ چنانچہ مقدس محمد صلعم کی مبارک تعلیم میں یہ اثر موجود ہے کہ اس پر عمل درآمد کرنے سے انسان خدا کا مسیح بن سکتا ہے

کیا تم نے نہیں سنا اور کیا تم نے نہیں دیکھا کہ میرزا غلام احمد صاحب قادیانی مرحوم مغفور کی کامیابی کا راز یہی تھا کہ وہ سچے دل اس مقدس راستباز تابعدار اور پیرو تھے۔ اسی لئے وہ مسیح موعود اور مہدی معہود بنائے گئے کہ جن کا مسلمانوں اور عیسائیوں کو انتظار تھا۔

پس اے پڑھنے والے! جب تجھ پر یہ راز کھل گیا کہ سچا کون اور کسکے نقش قدم پر فدا ہونے سے نجات اور برکت نصیب ہوئی ہے تو تو ایسے جال سے بچنے اور نکلنے کی کوشش کر کہ جس میں انسان پرستی اور مردہ پرستی کے سوا اور کچھ نہیں ہے پیارے! سچا نجات دہندہ وہ ہے کہ جسکی تعلیم زندہ ہو یعنے اس میں وہی اثر اس وقت بھی موجود ہو جو پہلے تھا۔ جس کی کامل پیروی سے خدا تعالے سے تعلق پیدا ہو سکے ہاں وہ خود اپنے شیرین کلام سے مشرف کرے۔ پیارو! اگر نجات کی خواہش ہے تو اس کی یہی راہ ہے کہ مقدس محمد صلعم پر سچے دل سے ایمان لاکر اسکے بتائے ہوئے گروں کو اپنا دستورالعمل بناؤ اس کے سوا نہ کوئی نجات کی راہ ہے اور نہ نجات مل سکتی ہے۔ مبارک ہے وہ انسان کہ جو اس راز کو سمجھے اور بدنصیب ہے وہ کہ جو زندہ اور کامل خدا اور اس کے مقدس رسول محمد صلعم اور ان کی زندہ تعلیم کو چھوڑ کر انسان پرست اور مردہ پرست بنے۔

خبریں

فرانسیسی سٹیمر ٹریوگنا کو اطالیوں کی تارپیڈو کشتیوں نے ساحل تونس کے سامنے گرفتار کرلیا۔ اور اس کو طرابلس لے گئیں۔ لیکن تلاشی لینے کے بعد وہ چہوڑ دیا گیا۔

پولیس کے انتظام کی بابت ایک رزولیوشن امپیریل لیجلیٹو کونسل کے اس سیشن میں پیش کیا جائے گا۔

گذشتہ اتوار کو ہندو یونیورسٹی کا جو جلسہ منعقد ہوا۔ اس میں مختلف کاموں کے لئے جبکہ سب کمیٹیاں بنائی گئی ہیں۔ جن میں سے ایک پریس کمیٹی ہے جو ہندو یونیورسٹی کی خبریں اخبارات کو بہم پہنچایا کریگی۔

احاطہ بمبئی کے وکیلوں کا امتحان ۱۷ جون سنہ ۱۹۱۲ء سے شروع ہوگا۔

صاحب وزیر ہند بہادر نے برہما کے محکمہ جات افیون و آبکاری کا از سر نو ترتیب دیا جانا اور ملک کشید شراب کے عملوں کا اس سکیم میں شامل کیا جانا منظور فرمالیا ہے۔

گذشتہ ۱۲ جنوری کو ریاست بھرتپور میں ایک جدید سردار سکول کی افتتاحی رسم عمل میں لائی گئی تھی۔

گورنمنٹ بمبئی نے حکم دیا ہے کہ کوئی شخص موٹر کاروں کو فی گھنٹہ ۱۵ میل سے زیادہ کی رفتار سے نہ چلائے۔

دس ہزار روپے کا ایک انعام ایسی اطلاع کی بابت مشتہر کیا گیا ہے کہ جس کی مدد سے ان اشخاص کی گرفتاری و سزایابی عمل میں آسکے۔ جو بابو منموہن گھوس انسپکٹر پولیس کے قتل سے جو ۱۱ دسمبر گذشتہ کو باریسال میں واقع ہوا تھا۔ مجرمانہ تعلق رکھتے ہیں۔

والیان ریاست یادگار سیاحت شاہی کے قایم کرنے میں متفقہ کوشش کر رہے ہیں۔ اور مہاراج بیکانیر کو تمام ریاستوں کی جانب سے دلی منظوری کے تار پہونچے ہیں۔

اہل عرب کی عادت تھی کہ جب کوئی مفید کام شروع کرتے تو پہلے بطور "حق اللہ" کے ایک خاص رقم خیرات کیا کرتے تھے۔ یہ طریقہ کچھ دنوں سے مندرس ہوگیا تھا مگر خوشی کی بات ہے کہ چودہری تاج الدین صاحب ٹھیکدار دتا لاب ٹنڈہ (امرتسر) نے اپنے کاروبار کا افتتاح کرتے ہوئے پانچ روپے کی رقم مظلوبان طرابلس کے فنڈ میں دیکر پھر اس سنت حسنہ کو زندہ فرمایا ہے۔

صاحب وزیر ہند آئندہ موسم گرما میں محکمہ جنگلات ہند کے لئے پروبیشنروں کا تقرر فرمائیں گے۔ جس کی بابت قواعد گزٹ آف انڈیا میں شایع کئے گئے ہیں۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بنگلور کی عدالت میں ایک لیڈی بنام مسز اہی ویلر نے پادری ایچ ہیلنگ کے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کی نالش دایر کی ہے۔ لیڈی مذکور کا بیان ہے کہ اس کی بہن کی وفات پر پادری صاحب مذکور نے رسم جنازہ ادا کی اور بعد ازاں اس کے بھائی کو یہ لکھدیا کہ تمام حاضرین جو جنازہ پر موجود تھے شرابی ہو رہے تھے اور مدعیہ کی بھی یہی حالت تھی۔ لیڈی مذکور اس الزام کو غلط بتلاتی ہے۔ مقدمہ چل رہا ہے۔

خبر آئی ہے کہ کارونیشن دربار تار آفس بطور ڈاکخانہ کے جاری رکھا گیا ہے۔ اور مختلف اطراف کی ٹیلیفون لائنیں بھی اس سے متحد کی جارہی ہیں۔

ہندو یونیورسٹی کا ایک ڈپوٹیشن بسر کردگی مہاراجہ دربھنگہ کلکتہ سے روانہ ہوا ہے۔ جو الہ آباد۔ بنارس۔ مرزا پور۔ آگرہ اور جیپور کا دورہ لگاتا ہوا راجپوتانہ جائے گا۔ اور راجاؤں سرداروں سے یونیورسٹی کے لئے چندہ وصول کریگا۔

پیر بخش (لاہوری پہلوان) نے ۵ منٹ میں اپنے حریف (روسی سینڈر) کو الہ آباد میں پچھاڑ دیا۔

آئندہ ۲۵ فروری کو صوبہ بنگال کی ہندو ایجوکیشنل کانفرنس کا جو اجلاس منعقد ہوگا۔ اس کی صدارت پر ڈاکٹر راش بہاری گھوش متمکن ہونگے۔

اطالین کروزر پاتمونٹی نے ایک موٹر لانچ (کشتی) کو جو میسرز تھانی کرافٹ کی ملکیت ہے۔ اور جس پر انگریزی جھنڈا اڑ رہا تھا۔ حدیدہ کے قریب گرفتار کرلیا ہے۔

جہازوں کی گرفتاری کے اعادہ کو روکنے کی غرض سے اس پر غور کی جارہی ہے۔ فرانسیسی اطالوی کمیشن نگرانی و تصفیہ کی غرض سے مقرر کی جائے۔

مختصر فہرست کتب مطبوعہ دفتر اخبار الحق دہلی

براہین احمدیہ۔ اگر آپ اسلام کی صداقت قرآن مجید کے کلام الہی ہونے کا ثبوت افضل الانبیاء المرسلین شفیع المذنبین محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے دلائل جو تمام فلاسفرون۔ عالمون سائنس دانون کو ساکت و عاجز کر دینے والے ہون۔ ملاحظہ کرنا چاہین۔ اگر آپ زندہ کتاب زندہ رسول زندہ مذہب دیکھنے کے شایق ہون تو آپ اس کتاب کو فوراً خرید کر مطالعہ کرین جس کے جواب دینے کے لیئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کیطرف سے دس ہزار روپیہ مقرر ہے۔ قیمت ہے مجلد للعہ

سرمہ چشم آریہ قانون قدرت کس کو کہتے ہین اسکی مفصل بحث۔ مسکت خصم اعتراضات معجزہ شق القمر کا ثبوت۔ تناسخ و قدامت روح و مادہ کا زبردست عقلی و علمی جواب دینے کے لیئے ۵۰۰ روپیہ انعام قیمت فی جلد ۱۲ر مجلد عہ

شدہی کی اشدہی۔ آریون کی زبردست اور قابل فخر شدہی ہونی کی حقیقت اور اصلیت ظاہر کر کے ثابت کر رہا ہے۔ کہ کوئی شدہی دیانندی مت کو سچا سمجھکر نہین ہوئی۔ آریون کی کتابون ہی سے آریون پر ایسا اتمام حجت کیا ہے۔ کہ آجتک اس کا جواب نہین ہوا۔ انعامی ۱۰۰ روپیہ قیمت ۸ر

وید۔ انجیل اور قرآن کا خدا۔ مضمون نام سے ظاہر ہے۔ قیمت ۱ر

کلام الامام۔ آریون کے لیئے ایک ناصحانہ نظم قیمت صرف ار

نسیم دعوت۔ آریہ عیسائی اسلامی توحید کا مقابلہ عرش الہی کی فلاسفی۔ فرشتون کا عرش کو اٹھائے رکھنے کی حقیقت قابل دید قیمت صرف ۳ر

اسلام اور ترک اسلام ڈبر میال کا جواب۔ قیمت صرف ۶ر

پیغام صلح۔ آریون سے شرائط صلح قیمت ار

سری کرشن اوتار جناب کرشن مہاراج کے حالات قیمت ار

گائے کی عظمت پر تحقیقی نظر۔ ار

کفارہ۔ لاجواب رسالہ رد کفارہ نصاریٰ ہے قیمت صرف ۳ر

تیغ صابریہ بر عقاید آریہ۔ آریون کے عقاید کی تردید۔ قیمت ۱۲ر

چشمۂ معرفت۔ آریون کے تمام اعتراضات کی تردید۔ اسلام کی صداقت کا زندہ ثبوت۔ قرآن کے الہامی منجانب اللہ ہونے کی زبردست دلیل سے تصدیق۔ قیمت مجلد سے غیر مجلد ؏ر

رسالہ گوشت خوری۔ آریون کے اعتراضات گوشت خوری کا طبعی عقلی نقلی علمی ثبوت قیمت ۲ر

دیانند کی لائف پر ریویو۔ ہر ایک تعلیم یافتہ مسلمان مولوی۔ واعظ۔ پیر و جوان کو اس کا مطالعہ ضروری ہے قیمت صرف ۶ر

تحفۂ آریہ سماج یا آریہ سماج کا پول۔ یہ وہ مشہور لاجواب کتاب ہے۔ جو جگدمبا پرشاد آریہ نو مسلم نے ستیارتھ پرکاش کی تردید مین انعامی ۹ ہزار روپیہ شایع کی تھی جس کا آجتک جواب نہین ہوا۔ دو جلدون مین قیمت ہر دو مجلد ہے غیر مجلد ؏ر

حدوث مادہ۔ اس کتاب مین ثابت کیا گیا ہے کہ مادہ قدیم نہین۔ بلکہ حادث ہے۔ ساتھ ہی آریون کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہین قیمت ۳ر

سفرنامہ روم و شام۔ مرتبہ مولنا شبلی نعمانی قیمت فی جلد ؏ مجلد عہ

اصلاح البشر۔ قال اللہ۔ علاج حرص پر تمام اخلاقی رسالے۔ عالیجناب مولوی نواب صدر الدین حسین خان۔ رئیس کی تصنیفات سے ہین۔ جو ہر چھوٹے بڑے مسلمان کو پڑھنے ضروری ہین۔ تینون کی قیمت صرف ۵ر

ذوالفقار علی بر گردن دیو شقی غلام حیدر مرتد آریہ کے رسالے نعرۂ حیدری حصہ اول کا دندان شکن جواب انعامی ۵۰۰ روپیہ قیمت صرف تین آنے ۳ر

تنبیہ زبان دراز۔ بجواب افشائے راز غلام حیدر مرتد کے ضمیمہ نعرۂ حیدری کا ترکی بہ ترکی جواب۔ قیمت صرف ار فی روپیہ ۱۶ نسخے۔

ایک مسلمان کا پیغام۔ اس مین مسجد بنانے کا فلسفہ اور اسلام کی فضیلت گورو نانک صاحب کا اسلام اور سکھ قوم کے نام زبردست پیغام۔ قیمت ار فی روپیہ ۱۶ نسخے۔

پیدایش عالم۔ اس رسالہ مین دیانند بانی آریہ سماج کے ان تمام دلائل کو معقول و منقول سے توڑ دیا ہے جنکے ذریعہ دنیا کو وہ ازلی ابدی مانتے تھے۔ اور آفتاب سے بھی زیادہ روشن دلیلون سے جو آریون کی مسلمہ ہین دنیا کا حدوث اور ہر ایک سلسلہ عالم کی پیدایش ثابت کر دی ہے۔ قیمت ۳ر

سومنگلا ایک مذہبی دلچسپ اور پر لطف ناول ہے رد تناسخ قابل دید قیمت ۴ر

لیکچر اشاعت اسلام نواب محسن الملک کا۔ اشاعت اسلام پر مشہور لیکچر ۴ر

دہرم کی کسوٹی یعنے سوامی درشنانند کے ان مختلف سوالات کے جوابات جو مسلمانون سے رادلپنڈی مین کیئے تھے قابل قیمت صرف ار

وید کے ظہور مین فتور۔ مضمون نام سے ظاہر ہے قیمت صرف ار

دہرمپال کا کچا چٹھا مضمون نام سے ظاہر ہے قیمت صرف ار

عمدہ اصلی ممیرہ اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرہ اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شایع ہورہا ہے۔ اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب مدظلہ کے مجوزہ نسخے کے موافق تیار کیا گیا ہے اور اصلی ممیرہ جس کی خود حضرت نے ممیرہ ہونے کی تصدیق کی۔ اس میں ڈالا گیا ہے۔ حضرت نے خود اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" اس شہادت کے بعد کسی اور شہادت کی ضرورت نہیں کیونکہ ہم لاکھ [illegible] امام کی حیثیت اور تجربہ سے بھی امام کہلانے کا جائز حقدار ہے۔ اس کے مفید ہونے کی شہادت دیتا ہے۔ یہ سرمہ دھند جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ سیل۔ سرخی ابتدائی موتیا بند۔ [illegible] امراض چشم کے لیے بہت ہی مفید ہے۔ قیمت [illegible] اول [illegible] دوئم [illegible] سوئم [illegible] اصلی ممیرہ فی [illegible] (حب ممیرہ) مقوی جمیع اعضا نافع سرعت انزال و زردی رنگ و تنگی نفس و دق [illegible] قاتل کرم۔ سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و سستی وغیرہ کے لیے نہایت مفید ہے۔ استعمال صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

لنگیاں اور قلاہ ہر قسم کی لنگیاں مشہور [illegible] پشاوری بادامی۔ سیاہ۔ سفید۔ ریشمی۔ سوتی۔ [illegible] اور بادامی۔ پشاوری ٹوپیاں اور ہندی کی پشاوری جوتیاں ہر قسم کی دہر قیمت کی مل سکتی ہیں [illegible]

[illegible]

خاص دہلی کی سوغاتیں

جن احباب کو دہلی کی کوئی سوغات یا کتب یا ادویات انگریزی و یونانی۔ مرکب و مفرد۔ سیاہی الفت خانی و قلم واسطی یا تیل چنبیلی۔ خوشبودار۔ کلاہ ترکی اور دیگر قسم وغیرہ کی اشیاء مطلوب ہوں۔ وہ ہماری معرفت بکفایت منگا سکتے ہیں کمیشن بالکل معمولی صرف ایک روپیہ لیا جائیگا۔ نصف یا تہائی قیمت پیشگی آنے باقی کا وی پی کیا جائے گا۔ زیادہ وزنی پارسلوں کی روانگی بذریعہ ریل ہوگی قریب کے اسٹیشن کا پتہ اور نام صاف اور خوشخط لکھیں اور اشیاء مطلوبہ کی تفصیل ایسی ہو کہ تعمیل میں وقت نہ ہو۔ تو انشاء اللہ کوئی چیز خراب یا ناقص نہ بھیجی جائیگی مشہور سوغات یہ ہیں۔

سلیم شاہی جوتی۔ زیورات نقرہ۔ از قسم نوگے انگوٹھیاں وکیریاں بٹن ہائے بٹن قمیص زنجیر دار بٹن۔ گھڑی کی سوئیاں۔ وغیرہ نہایت خوشنما جو ولایت تک جاتی ہیں عمر سے [illegible] تک یہ سب اشیا مل سکتی ہیں۔ سیاہی الفت خانی وغیرہ ہر قسم شنگرف برائے تحریر ہر قسم قلم واسطی ہر قسم عطر عہ سے صہ تولہ تک تیل چنبیلی عہ سے عہ تک عہ سے کم فرمایش کی تعمیل نہ ہوگی۔

کتب مطبوعہ مصر و دہلی۔ عربی فارسی۔ اردو۔ قرآن مجید حمائل شریف معہ مترجم درسی و مذہبی کتب مناظرہ دو عیسائی۔ رد آریہ۔ وغیرہ۔ ہر قسم کی مل سکتی ہیں۔ جواب طلب امور کے لیے جوابی کارڈ ہو۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

شیخ کرم الہی و نور الہی
سوداگر اسٹیشنری۔ دہلی دریبہ کلان

[illegible] بخار و دہلی [illegible] کی دوا

یہ دوا ۲۶ سال سے سارے ہندوستان میں استعمال کیجاتی ہے۔ اگر آپ بخار میں مبتلا ہیں۔ اور سب قسم کے علاج کرا کے تنگ آ گئے ہوں تو اس مجرب دوا کو ایک مرتبہ ضرور منگا کر استعمال کریں اسمیں چند فائدے لاجواب ہیں یہ ملیریا کیڑوں کو مار دیتی ہے اسی لیے اس کی چار پانچ خوراک کے پیتے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ اور یہ خون کو گاڑھا کر دیتی ہے اور تلی کو گرا دیتی ہے قیمت شیشی کلاں ۱۲ محصول ۲ ر دو شیشی تک ۸ قیمت شیشی خورد ۸ محصول ڈاک ۵ ر دو شیشی تک ۲ ر

نوٹ فرمایش کے ساتھ اخبار کا حوالہ دینا ضرور ہے

[illegible]

تصدیق کلام ربانی

بجواب

مسلمانی کے بانی کی کہانی

دہلی میں پچھلے سال ایک نامعقول پر از جہالت و ضلالت ٹریکٹ مسمی مراری لال آریہ اپدیشک نے حضور انور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نہایت حیا گانہ گندہ دہانی سے لغو و بیہودہ اعتراضات لکھ کر شایع کیے تھے۔ اس کا مکمل مفصل جواب مندرجہ عنوان نام سے قریباً تیرہ جزو پر لکھوا کر شایع کیا ہے۔ اس میں حضور پر نور صلعم کی صداقت اور پاکدامنی کا ثبوت بڑے بڑے مشاہیر فلاسفروں و علما یوروپین کی شہادتوں سے دیا گیا ہے۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت بہت مختصر یعنی صرف ۸